قادیانی

اسلام اور وطن کے غدار

ایک سرکاری افسر مجھے کہنے لگے کہ میں نے آپ کی جماعت کا ایک سٹکر اکثر جگہوں پر لگا دیکھا ہے "قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں" کیا آپ مجھے بتا سکیں گے کہ قادیانیت کے اسلام اور وطن کے ساتھ کیا کیا غداریاں کی ہیں؟ اس کی بات سن کر میرے دل پر ایک چوٹ لگی۔۔۔۔۔ اور میرے دل سے یہ آواز نکلی۔۔۔۔۔ کہ جب قوموں پر زوال آتا ہے تو ان کے افراد اپنے دشمنوں سے اسی طرح بے خبر ہوتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ قادیانیوں کی ملت اسلامیہ سے غداریوں کی ایک صدی پہ پھیلی ہوئی خونچکاں تاریخ میں تجھے کہاں تک سناؤں اور تو کہاں تک سن سکے گا۔ یہ موضوع کئی پہروں کی نشستوں کا متقاضی ہے۔ میں تیرے سامنے قادیانیوں کی غداریوں کی تاریخ کے چند حوالے پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔ تاکہ تو اور تیرے جیسے دیگر بے خبر 'باخبر ہو سکیں۔۔۔۔۔ اور اپنے ایمان اور وطن کی حفاظت کر سکیں۔۔۔۔۔ چند مثالیں نہایت اختصار سے پیش خدمت ہیں۔

○ اپریل ۱۸۹۸ء میں جب ایک دریدہ دہن اور بد طینت عیسائی ڈاکٹر احمد شاہ نے ایک دلآزار کتاب "امہات المومنین" لکھی تو ہندوستان کے غیرت مند مسلمانوں میں ایک کہرام مچ گیا۔ امہات المومنین" کے بیٹے سراپا احتجاج بن گئے۔ انجمن حمایت اسلام نے حکومت کو ایک زبردست میموریل بھیجا تو غدار اسلام مرزا قادیانی نے غیور مسلمانوں کے برخلاف حکومت کو جو میموریل بھیجا' اسے ملاحظہ فرمایئے اور دیکھئے کہ مرزا قادیانی عشق رسول ﷺ اور غیرت رسول" کو کچلنے کے لیے کتنی بڑی سازش کا نام ہے۔

"میرا اصول یہ ہے کہ مذہبی مباحثات میں صبر اور اخلاق سے کام لینا چاہیے۔ اسی وجہ سے جب عام مسلمانوں نے مصنف کتاب امہات المومنین کے سزا دینے کے لیے انجمن حمایت اسلام کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو میموریل بھیجے تو میں نے ان سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کے برخلاف میموریل بھیجا اور صاف طور پر لکھا کہ مذہبی امور میں اگر رنج دہ امر پیش آئے تو اسلام کا اصول عفو و درگزر ہے۔ قرآن ہمیں صاف ہدایت کرتا ہے کہ اگر مذہبی گفتگو میں سخت لفظوں سے تمہیں تکلیف دی جائے تو تنگ ظرف لوگوں کی طرح عدالتوں تک مت پہنچو اور صبر اور اخلاق سے کام لو"۔

("کشف الغطاء" ۔ "روحانی خزائن" ص ۱۸۶ ج ۱۴ مصنف مرزا قادیانی)

غم سے نڈھال مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے مرزا قادیانی کی مزید ہرزہ سرائی سنئے:

"گورنمنٹ عالیہ میں اس وقت ہماری یہ التماس ہے کہ جو انجمن حمایت اسلام لاہور نے میموریل گورنمنٹ میں اس بارہ میں روانہ کیا ہے' وہ ہمارے مشورہ اور اجازت سے نہیں لکھا گیا بلکہ چند شتاب کاروں نے جلدی سے یہ جرات کی ہے جو در حقیقت قابل اعتراض ہے۔ ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ ہم تو جواب نہ دیں اور گورنمنٹ ہمارے لیے عیسائی صاحبوں سے کوئی باز پرس کرے یا ان کتابوں کو تلف کرے بلکہ ہماری طرف سے آہستگی اور نرمی کے ساتھ اس کتاب کا رد شائع ہو گا تو خود وہ کتاب

اپنی قبولیت اور وقعت سے گر جائے گی۔ اور اس طرح پر وہ خود تلف ہو جائے گی۔ اس لیے ہم باادب ملتمس ہیں کہ اس میموریل کی طرف جو انجمن مذکور کی طرف سے بھیجا گیا ہے گورنمنٹ عالیہ ابھی کچھ توجہ نہ فرمائے"۔

(الراقم مرزا غلام احمد قادیانی' ضلع گورداسپور' مورخہ ۴ مئی ۱۸۹۸ء' تبلیغ رسالت' جلد ۷' ص ۳۶' "مجموعہ اشتہارات" ۴۴ تا ۴۰' ج ۳' از مرزا غلام احمد قادیانی)

کتاب بھی گورنمنٹ نے لکھوائی تھی اور تمہیں "نبوت" بھی گورنمنٹ نے دی تھی۔ اس لیے تمہیں ایسی ہی باتیں زیب دیتی تھیں۔ (مولف)

○ اس المناک حادثے پر مرزا قادیانی پھر زہر فشاں ہوتا ہے:

"ہم گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم دردناک دل سے ان تمام گندے اور سخت الفاظ پر صبر کرتے ہیں جو صاحب کتاب امہات المومنین نے استعمال کیے ہیں اور ہم اس مولف اور اس کے گروہ کو ہرگز کسی قانونی مواخذہ کا نشانہ بنانا نہیں چاہتے"

(الراقم مرزا غلام احمد قادیانی' ضلع گورداسپور' مورخہ ۴ مئی ۱۸۹۸ء تبلیغ رسالت' جلد ۷' ص ۳۶' مجموعہ اشتہارات' ۴۴ تا ۴۰' ج ۳' از مرزا غلام احمد قادیانی)

چوٹ تو مسلمانوں کے قلب و جگر پہ لگی تھی اور تم مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والے کون ہوتے ہو؟ اے مرتد مرزا قادیانی تم تو خود شاتم رسول تھے۔ (مولف)

○ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہندوستان کے مکینوں کی انگریز غاصب کے خلاف بغاوت تھی۔ وہ مادر وطن میں غلامی کی شب دیجور ختم کرکے آزادی کی صبح سعید طلوع کرنا چاہتے تھے لیکن ظالم فرنگی نے اپنی بربریت سے اس تحریک آزادی کو کچل کر رکھ دیا۔ ہزاروں انسانوں کو انتہائی سفاکی سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ آزادی کے متوالوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا' حریت پسندوں کو گرفتار کرکے فوری انصاف کی عدالتوں کے ذریعے انہیں سربازار پھانسیاں دی گئیں۔ غرضیکہ وہ ظلم روا رکھا گیا کہ زمین و آسمان کانپ اٹھے۔ لیکن اس خونچکاں سانحہ پر فرنگی کے پالتو مرزا قادیانی نے یہ بکواس کرکے انگریزی سلطنت کی تائید کی "ان لوگوں نے چوروں' قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ شروع کر دیا" (ازالہ' ص ۴۴۷' مصنف مرزا قادیان)

○ ۱۹۲۷ء میں ایک خبیث الفطرت ہندو معاشے راجپال نے محسن انسانیت ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیوں کا سمندر بہاتے ہوئے رسوائے زمانہ کتاب "رنگیلا رسول" شائع کی تو یہ کتاب روئے زمین پر بسنے والے محمد عربی ﷺ کے پروانوں کے قلب و جگر پر بجلی بن کر گری اور انہیں تڑپا کر رکھ دیا۔ راجپال کی تکہ بوٹی کرنے کے لیے عالم اسلام بپھر گیا۔ ہر مسلمان راجپال کے لیے شعلہ جوالہ بن گیا۔ آخر قرعہ قسمت کے دھنی غازی علم الدین شہید کے نام نکلا تو شیر کی طرح راجپال پر حملہ آور ہوا

ور اس موذی کو خنجر مار مار کر واصل جہنم کر دیا اور خود سولی چڑھ کر عشق رسالت ﷺ کا ایک انوکھا
ب رقم کر کے آمنہ ﷺ کے لال کی عزت و حرمت پہ نثار ہو گیا۔

نبی کی عزت و حرمت پہ مرنا میں ایمان ہے
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا میں ایمان ہے

لیکن یہاں بھی انگریزی حکومت کا ساتھ دیتے ہوئے اور راجپال کی وکالت کرتے ہوئے غدار
ن غدار قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا محمود اپنی فطرت رذیلہ کے مطابق مندرجہ ذیل تبصرہ کر کے اپنی
باثت قلبی کا ثبوت دے گیا۔

"وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں' جس کے
چانے کے لیے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے'
ت نادانی ہے.......

وہ لوگ جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں' وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی
یٹھ ٹھونکتا ہے' وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ میرے نزدیک تو اگر یہی شخص (راجپال کا قاتل) ہے جو گرفتار
وا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہو سکتا ہے جو اس کے پاس جائے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی
زا تو تمہیں اب ملے گی ہی' لیکن قبل اس کے کہ وہ ملے' تمہیں چاہیے خدا سے صلح کر لو۔ اس کی خیر
واہی اسی میں ہے کہ اسے بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی"۔

خطبہ جمعہ میاں محمود احمد' ابن مرزا قادیانی' خلیفہ قادیان' مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان' جلد
۱۶' نمبر ۸۲' ص ۷-۸' مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء)

○۔ ۱۹۱۳ء میں اسلام دشمن' مسلمان دشمن فرنگی نے مچھلی بازار کانپور کی ایک مسجد کا ایک حصہ
ڑک سیدھی کرنے کے لیے شہید کر دیا۔ کعبہ کی بیٹی کی اس بے حرمتی پر مسلمان سراپا احتجاج بن گئے
ور پورے ہندوستان میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس غم و غصہ نے ایک جلوس کا روپ دھارا۔
س احتجاجی جلوس پر ظالم حکومت نے فائرنگ کر دی اور پہلے سے ہی زخمی سینوں کو گولیوں سے چھلنی کر
یا۔ بیسیوں مسلمان شہادت کے جام نوش کر گئے۔ سینکڑوں کو قید و بند کی صعوبتوں میں ڈال دیا گیا۔ یہ
وح فرسا حادثہ جو مسلمانوں پر ایک قیامت ڈھا گیا' اس پر تبصرہ کرتے ہوئے قادیانی جماعت کے سربراہ
رزا محمود نے جو بے ایمان بیان جاری کیا' انسانیت آج بھی اس پر لعنتوں کے ڈونگرے برسا رہی ہے۔

"ایک حصہ مسجد کو گرائے بغیر گزارہ نہ تھا۔ اور اسے منہدم نہ کرنا رفاہ عامہ کے کام میں رخنہ
ندازی تھی۔ اس بارہ میں مسلمانوں نے بہت عاقبت نااندیشی سے کام لیا" (الفضل' مورخہ ۲۳ جولائی
۱۹۱۳ء)

○۔ "خلافت عثمانیہ کو ختم کرنے اور دیگر اسلامی ممالک کو فتح کرنے میں قادیانی انگریزوں کے شانہ

بتانا تو یہ ہے اور ہر سازش میں شریک کار رہے۔ قادیانیوں کے چند اقتباسی حوالے پیش خدمت ہیں:

"عراق کو فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہایا اور میری تحریک پر سینکڑوں آدمی بھرتی ہو کر چلے گئے" (بیان مرزا بشیر الدین "الفضل" مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۲۳ء)

"ریاست کے قیام کے لیے گورنمنٹ کی فوج میں شامل ہو کر ان ظالمانہ روکوں کو دفع کرنے کے لیے گورنمنٹ کی مدد احمدیوں کا مذہبی فرض ہے" (بیان مرزا محمود احمد "الفضل" ۳ جولائی ۱۹۳۱ء)

○- "جب انگریزوں نے عراق پر قبضہ کرنا چاہا اور اس غرض کی لیے لارڈ ہارڈنگ نے عراق کا دورہ کیا تو مشہور قادیانی اخبار الفضل نے لکھا "یقیناً اس نیک دل افسر (لارڈ ہارڈنگ) کا عراق میں جانا عمدہ نتائج پیدا کرے گا۔ ہم ان نتائج پر خوش ہیں کیونکہ خدا ملک گیری اور جہاں بانی اس کے سپرد کرتا ہے جو اس کی مخلوق کی بہتری چاہتا ہے اور اسی کو زمین پر حکمران بناتا ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے۔ پس ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم خوش ہیں کیونکہ ہمارے خدا کی بات پوری ہوتی ہے اور ہمیں امید ہے کہ برٹش حکومت کی توسیع کے ساتھ ہمارے لیے اشاعت اسلام کا میدان بھی وسیع ہو جائے گا۔ اور غیر مسلم کو مسلم بنانے کے ساتھ ہم مسلمان کو پھر مسلمان کریں گے" (الفضل' قادیان' جلد ۲' نمبر ۱۰۳' مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۱۵ء)

○- "ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ مذہبا ہمارا ترکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اپنے مذہبی نقطہ خیال سے اس امر کے پابند ہیں کہ اس شخص کو اپنا مذہبی پیشوا سمجھیں جو حضرت مسیح موعود کا جانشین ہو اور دنیاوی لحاظ سے اسی کو اپنے سلطان و بادشاہ یقین کریں جس کی حکومت کے نیچے ہم رہتے ہیں۔ پس ہمارے خلیفہ' حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خلیفہ ثانی ہیں اور ہمارے سلطان و بادشاہ" (اخبار "الفضل" جلد ۷' نمبر ۳۸' مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۹ء)

○- "حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے جس کے مقابلے میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق' عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں"۔ (اخبار "الفضل" قادیان' جلد ۶' نمبر ۴۲' مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء)

○- "موجودہ ترکی کی حکومت اسلام کے لیے مفید ثابت ہونے کی بجائے مضر ثابت ہوئی ہے۔ اگر وہ اپنی بداعمالی اور بدکرداری کے باعث مٹتی ہے تو مٹنے دو" (اخبار "الفضل" قادیان' جلد ۲' نمبر ۱۱۷' مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۱۵ء)

○- "بہرحال واقعات اب بتاتے ہیں کہ "ترکان" آل عثمان کا ستارہ اقبال اب غروب ہونے کے قریب ہے" (اخبار الفضل' قادیان' جلد ۲' نمبر ۱۱۳' ۱۶ مارچ ۱۹۱۵ء)

○- شاہ فیصل کی شہادت: جب ایک خطرناک یہودی سازش کے تحت محسن اسلام' خادم امت

محسن اور پاسبان حرم شاہ فیصل کو شہید کر دیا گیا تو روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کی آنکھیں خون کے آنسو رو رہی تھیں۔ ہر مسلمان کا دل زخموں سے چور چور تھا۔ لیکن اس وقت قادیان و ربوہ کی منحوس سرزمینوں پر قادیانی چراغاں کر رہے تھے۔ کیونکہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں اس فرزند اسلام کا بڑا ہاتھ تھا۔ اس مجاہد ختم نبوت نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو خصوصی طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے لیے کہا تھا چونکہ شاہ فیصل یہود کے ازلی دشمن تھے اور وہ اسرائیل کے وجود کو برداشت نہ کرتے تھے۔ جبکہ قادیانی یہودیوں کے دیرینہ ایجنٹ ہیں اور ان کا آب و دانہ اسرائیل سے آتا ہے۔

○ سقوط ڈھاکہ..... جب سقوط ڈھاکہ ہوا تو ہر گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔ جذبہ حب الوطنی سے لبریز ہر پاکستانی مجسمہ غم بنا بیٹھا تھا کیونکہ آج ان کے بھائی ان سے بچھڑ گئے تھے اور وطن عزیز کا ایک بازو کٹ گیا تھا لیکن رنج و الم کی ان گھڑیوں میں ربوہ و قادیان میں شہنائیاں بج رہی تھیں۔ جھوٹی نبوت کے ان قادیانی نوجوانوں نے ربوہ کے بازاروں میں بھنگڑا ڈالا اور مٹھائیاں تقسیم کیں۔ پاکستان کے ان ازلی دشمنوں نے وجود پاکستان کو اپنی منافقت کی تیغ سے جس طرح دولخت کیا' وہ ایک دلدوز داستان ہے۔ غدار ملت مرزا قادیانی کا غدار پوتا اور قادیانی امت کی کفریہ مشنیری کا اہم پرزہ ایم ایم احمد سقوط ڈھاکہ کے وقت ملک کی منصوبہ بندی کمیشن کا ڈپٹی چیئرمین تھا۔ یہ ملکی معیشت پر کالا ناگ بن کر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے مشرقی پاکستان کو توڑنے کے لیے معاشی طور پر ایسی خطرناک سازش تیار کی کہ بنگالی اپنی معاشی زندگی اور احساس محرومی سے تنگ آکر پاکستان کے دشمن بن گئے۔ ایم ایم احمد نے یہ تاثر پھیلا دیا کہ محنت مشرقی پاکستان کرتا ہے اور مغربی پاکستان اس کے خون پسینے سے کمائی ہوئی دولت سے گلچھرے اڑاتا ہے۔ ملک کی ساری دولت پر مغربی پاکستان کا قبضہ ہے اور مشرقی پاکستان کے باشندے غربت و افلاس کی چکی میں پس رہے ہیں۔ دو بھائیوں کے درمیان نفرت و تفرقے کی یہ پہلی سنگین دیوار تھی جو مشرقی پاکستان کے قاتل ایم۔ ایم احمد نے اسرائیل کے اشارے پر تعمیر کی۔ وطن عزیز کا خون کرنے والے اس مجرم نے بحریہ کے لیے جدید ترین اسلحہ' آبدوزیں اور دیگر جنگی ساز و سامان نہ خریدا حالانکہ اس کی خریداری کے لیے رقم بھی مختص ہو چکی تھی۔

گزشتہ سے پیوستہ سال راؤ فرمان علی جو مشرقی پاکستان میں گورنر کے مشیر بھی تھے' انہوں نے ایک بیان میں کہا تھا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی ایک بڑی وجہ عظیم قادیانی ریاست کے قیام کا نظریہ تھا۔ بنگالیوں کی علیحدگی کے کئی عوامل تھے جن میں غربت' ناخواندگی' پسماندگی' مواصلات کا فقدان بھی شامل تھا۔ یہ بھی کچھ قادیانی امت کے فرزند ایم۔ ایم۔ احمد کے کمالات کا نتیجہ تھا۔ پروفیسر فرید احمد کے صاحبزادے نے بھی یہ انکشاف کیا کہ مرزائی بھارت کے ایجنٹ اور آلہ کار ہیں اور انہیں سازشوں سے

مشرقی پاکستان کی علیحدگی معرض وجود میں آئی۔ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے۔ تب سے قادیانی اس مملکت خداداد پر قبضہ کرنے کے لیے تڑپ رہے ہیں۔ اس انتظار میں ان کے دن انگاروں اور راتیں کانٹوں پر گزر رہی ہیں۔ زمام اقتدار سنبھالنے کے لیے کئی سازشیں تیار کیں۔ لیکن رب خاتم النبیینؐ نے جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس نام پر بننے والے اس ملک کو ہر سازش سے صاف بچا لیا اور قادیانی حملہ آور اور ان کی پشت پناہی کرنے والے یہود و نصاریٰ خائب و خاسر ہو کر رہ گئے۔ مندرجہ ذیل حوالوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قادیانی شروع سے انگریز کی اولاد ہونے کے ناطے ہندوستان پر حکومت کے خواب دیکھ رہے تھے۔ لیکن آزادی کے پروانوں نے ان کے سارے خواب خاک میں ملا دیئے۔ پاکستان بننے کے بعد انہوں نے پھر یہی سانے سپنے دیکھنے شروع کر دیئے۔ حوالہ جات پیش خدمت!

- "ہمیں احمدی حکومت قائم کرنا چاہیے۔" ("الفضل" ۳ر فروری ۱۹۲۲ء خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر)
- "اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہی قائم نہ ہو جائے تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے۔" ("الفضل" قادیان' ۸ر جولائی ۱۹۲۲ء)
- "ہم فتح یاب ہوں گے۔ ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہو گے۔ اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہو گا جو فتح مکہ کے دن ابو جہل اور اس کی پارٹی کا ہوا۔" (اخبار "الفضل" ۳ر جنوری ۱۹۵۲ء) "حالانکہ ابو جہل جنگ بدر میں واصل جہنم ہو گیا تھا۔" (مولف)
- "تم (مرزائی) اس وقت تک امن میں نہیں ہو سکتے جب تک تمہاری اپنی بادشاہت نہ ہو۔" ("الفضل" ۲۵ر اپریل ۱۹۳۰ء)
- "احمدیوں (مرزائیوں) کے پاس چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا نہیں جہاں احمدی ہی احمدی (مرزائی ہی مرزائی) ہوں۔ کم از کم علاقہ کو مرکز بنا لو اور جب تک ایسا مرکز نہ ہو جس میں کوئی غیر (مسلمان) نہ ہوں اس وقت تم اپنے مطالبے کے امور جاری نہیں کر سکتے۔" ("الفضل" مارچ ۱۹۲۲ء' خطبہ محمود)
- "ہمارے ہاتھ حکومت آ جاوے گی' احمدی امراء اور بادشاہ ہوں گے تو اس وقت مدا حصہ کی وصیت کافی نہ ہو گی۔" (ضمیمہ "الوصیت" ص۲۹)
- "حکومت ہمارے پاس نہیں کہ ہم جبر کے ساتھ ان لوگوں کی اصلاح کریں اور ہٹلر یا مسولینی کی طرح جو شخص ہمارے حکموں کی تعمیل نہ کرے اس کو ملک سے نکال دیں اور جو

ہماری باتیں سننے اور عمل کرنے پر تیار نہ ہو اس کو عبرتناک سزا دیں۔ اگر حکومت ہمارے پاس ہوتی تو ہم ایک دن کے اندر اندر یہ کام کر لیتے۔" (تقریر خلیفہ قادیانی "الفضل" قادیان' ۹/ جون ۱۹۳۲ء جلد نمبر۲۳)

○ "اگر ہم ہمت کریں اور تنظیم کے ساتھ محنت سے کام کریں تو ۱۹۵۲ء میں ہم انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔" (اخبار "الفضل" ۱۹/ جنوری ۱۹۵۲ء' خلیفہ محمود)

اے محبان پاکستان! آج پاکستان کو تباہ و برباد کر کے اس کے کھنڈرات پر قادیانی ریاست قائم کرنے کا منصوبہ اپنے نقطہ عروج کو پہنچ چکا ہے۔ (نعوذ باللہ) نئی نئی سازشیں----- نئے نئے جال ہیں۔ جدید پھندے ہیں----- نئی نئی گھاتیں ہیں----- نئی نئی وارداتیں ہیں----- خطرے کی گھنٹیاں بج رہی ہیں----- خوفناک ہوائیں چل رہی ہیں----- فضاؤں میں وحشت تیر رہی ہے----- ارض وطن کا چپا چپا' بوٹا بوٹا اور ذرہ ذرہ اہل وطن کو چیخ چیخ کر صدا دے رہا ہے۔

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

✿

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

محمد طاہر عبدالرزاق